www.KitaboSunnat.com

(۲)

پاکستان جمہوری پارٹی شہر لاہور کے زیر اہتمام لاہور میں ایک جلسۂ عام ہوا جس میں پی۔ڈی۔پی کے رہنماؤں نے تقریریں کرتے ہوئے کہا کہ:

"صدر بھٹو نے عوام یا قومی اسمبلی سے رجوع کیے بغیر اقوامِ متحدہ میں اپنے نمائندے کے ذریعے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا وعدہ کر لیا ہے جو کہ ان کی جمہوریت پر عدمِ یقین کی ایک مثال ہے۔ حالانکہ بنگلہ دیش کو پورے مغربی پاکستان کے عوام اور ان کی قومی اسمبلی بھی تسلیم کرنے کی مجاز نہیں ہے۔"

نائب صدر جمہوری پارٹی رانا نذر الرحمٰن نے صدر بھٹو اور پیپلز پارٹی پر جو تبصرہ کیا ہے، وہ کافی جاندار اور وزنی ہے، انہوں نے کہا:

جناب بھٹو اور ان کی پارٹی نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارا دین اسلام ہے، ہماری سیاست جمہوریت ہے اور ہماری معیشت سوشلزم ہے، ہم لوگوں کو روٹی، کپڑا اور مکان دیں گے اور انسانی شرف اور مساوات پر مبنی ایک نیا معاشرہ قائم کریں گے۔ اقتدار سنبھالے انہیں ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے —— اور جہاں تک ان کے اسلام پر عمل پیرا ہونے کا تعلق ہے پوری قوم کے مطالبہ کے باوجود شراب، جوئے اور دوسری خلافِ شرع باتوں پر پابندی نہیں لگائی گئی۔

جمہوریت نوازی کا یہ عالم ہے کہ نہ صرف حزبِ اختلاف کے رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کیے گئے بلکہ ان کی اپنی پارٹی میں اختلاف کرنے والوں کو بھی نہیں بخشا گیا۔....... پیپلز پارٹی نے حزبِ اختلاف کے جلسوں میں گڑبڑ کا رواج ڈالا تھا لیکن ان کا خمیازہ اب انہیں خود بھگتنا پڑ رہا ہے...... چنانچہ اب صدر بھٹو دوسروں کو مخالفانہ رائے تحمل کے ساتھ سننے کا سبق دے رہے ہیں۔

سوشلزم کی حالت یہ ہے کہ صنعتکاروں اور مزدوروں، دونوں کو متضاد باتوں سے خوش کیا جا رہا ہے۔ چینی، آٹا، چاول اور دوسری ضروریاتِ زندگی کی قیمتیں جتنی اب ہیں، اتنی کبھی نہ تھیں۔" انہوں نے الزام لگایا کہ ٹریڈنگ کارپوریشن نے جتنی چینی درآمد کی ہے وہ پارٹی کے ارکانِ اسمبلی چور بازاری میں فروخت کر رہے ہیں اسی طرح ہزار دلیے کارکنوں کو ڈپو بخشے گئے ہیں جو بوگس راشن کارڈوں پر چینی کی بلیک کر رہے ہیں۔ نوائے وقت ۱۴ دسمبر

جمہوری پارٹی کے رہنماؤں نے صدر بھٹو اور ان کی پارٹی پر جو الزامات عائد کیے ہیں وہ صرف پی۔ڈی۔پی کی طرف سے نہیں عائد کیے جا رہے بلکہ پورے ملک کے عوام کو ان سے یہ شکوہ ہے۔ یہاں تک کہ خود پارٹی کا باضمیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنصر بھی یہی الزامات عائد کر رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ صدر بھٹو کی قیادت میں جو لوگ آئے ہیں، ان میں سیاسی شعور رکھنے والے باضمیر لوگوں کی بہت کمی ہے۔ بلکہ اب جو ملکی سیاسیات کے وارث بن گئے ہیں، ان کا اپنا کوئی سیاسی ماضی بھی نہیں ہے اس لیے آج وہ قوم کی سیاسیات پر بوجھ بن رہے ہیں۔ چنانچہ صدر بھٹو اس میدان میں نہ صرف تنہا رہ گئے ہیں بلکہ ان کی وجہ سے بدنام بھی ہو رہے ہیں۔ ہم نے پیپلز پارٹی کے تانے بانے سے یہ محسوس کیا ہے کہ ملک کے جس باضمیر طبقہ نے مسٹر بھٹو اور مسٹر مجیب کی قیادت میں چلنے سے انکار کیا تھا وہ کافی معنی خیز تلمیح کی حیثیت رکھتا ہے اور بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے باہوش، باوضع اور باضمیر لوگوں کو اپنے اعتماد میں لینے میں ان دونوں رہنماؤں کی ناکامی دراصل انہی معنی خیز تلمیحات کی صداقت کی دلیل ہے جن کی بنا پر ملک کے ہوش مند لوگوں نے ان سے اپنی برات کا اظہار کیا تھا۔ بہرحال ان دونوں کی قیادت ملک کے لیے بابرکت ثابت نہیں ہوئی ——

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

بنگلہ دیش کا فتنہ اتنا منحوس نکلا ہے کہ ہمارے ملک کے دو ٹکڑے کر کے بھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔ اس منحوس کے وجود کی نحوست کی دلیل اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کا منحوس تصور ہمارے ملک کے اندر بھی وسیع تر انتشار، بداعتمادی اور انتہائی ذلت آمیز خلفشار کا باعث بن رہا ہے۔

ہمیں یہ دیکھ کر صدمہ ہوتا ہے کہ صدر بھٹو عموماً جو فیصلے کرتے ہیں، عوام کو اعتماد میں لیے بغیر "ماحضر احول" کی تر نگ میں آکر، کر آتے ہیں۔ صدرِ مملکت کو اتنا "دل پھینک" نہیں ہونا چاہیے۔ سوچ بچار اور صبر و تحمل کے ساتھ پیش آمدہ صورتِ حال کا جائزہ لینا، ان کا بنیادی طرزِ تعامل ہونا چاہیے۔ دنیا کے اور بھی صدر مملکت ہیں ہم دیکھتے ہیں، وہ تو اس قدر "بے قابو" نہیں رہتے۔

باقی رہی یہ بات کہ پورا مغربی پاکستان اور اسکی قومی اسمبلی بھی اس کی مجاز نہیں کہ تنہا وہ بنگلہ دیش کے بارے میں کوئی فیصلہ داغے تو یہ بالکل بجا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں مشرقی پاکستانی بھائیوں سے بھی مشورہ ضروری ہے وہ بھی اس معاملہ میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے مجیب کو اس غرض کے لیے قطعاً ووٹ نہیں دیے تھے کہ وہ متحدہ پاکستان کو خیرباد کہدیں۔

○

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ